© rasailojaraid.com

قارئین کے خطوط

ایڈیٹر کے نام

ہمارے ہندوستانی احباب اور اکابر

مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ۔ لکھنؤ

"فارقلیط کا رجوع"

یہاں ۱۹۴۷ء کے بعد سے قادیانیت کا کوئی ذکر نہیں تھا اب آپ کے ہاں کے فیصلہ نے یہاں اس مردہ کو زندہ کر دیا۔ گذشتہ ۳۰۔۴۰ سال میں جن حضرات نے ہمارے دار العلوموں میں پڑھا ہے وہ اس لائن سے بالکل واقف نہیں ہیں ہمارے مدارس کے اساتذہ بھی بے خبر ہیں اس لئے میں نے خود لکھنا ضروری سمجھا۔ (مضمون اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمادیں۔ الحق) قدیم دور کے اسی سلسلہ کے مطبوعات یہاں تقریباً نایاب ہیں۔ قادیانیوں کی کتابیں بھی لوگوں کے پاس نہیں ہیں۔ میرے پاس تھیں لیکن چونکہ یہاں کوئی ذکر فکر ہی نہیں تھا اس لئے ان کی حفاظت نہیں کی گئی بس دو چار کتابیں رہ گئی ہیں۔ اب وقت محنت کا بھی نہیں رہا۔ ناالله المستعان الجمعیۃ دہلی کے (سابقہ) ایڈیٹر فارقلیط صاحب تو یاد ہوں گے خدا کے بندے نے قادیانیوں کی حمایت میں آپ کے ہاں کے فیصلہ کے خلاف بڑا ہی زہریلا ایک مضمون لکھ دیا تھا۔ الفرقان میں اس پہ لکھا گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے ایک بیان دیکر اپنی غلطی کی کچھ تلافی کر دی ہے۔ فارقلیط صاحب نے بیان میں کہا ہے کہ وہ مضمون غلطی سے میرے نام سے چھپ گیا ہے۔ اب ہمارا موقف یہی ہے کہ وہ مضمون ان کا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زندگی میں آپ حضرات سے ملاقات بھی نصیب فرمادے۔ وما ھو علی اللہ بعزیز۔

(۴؍فروری ۱۹۷۵ء۔ محمد منظور نعمانی ـ الفرقان لکھنؤ)

قادیانی فیصلہ اور بھارت کا ہندو پریس

پاکستانی ڈاک بڑی تاخیر سے پہنچ رہی ہے۔ ڈاک کے مصارف بھی بے حد زیادہ ہیں۔ اس پہ وہاں کے اخبارات و رسائل کا احتجاج ضروری ہے۔ ندیا بادی صاحب کا اخبار پڑھتا نہیں مگر اکثر لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ ادھر محمد عثمان فارقلیط نے بھی رسالہ شبستان ڈائجسٹ دہلی میں قادیانیوں

© rasailojaraid.com